بائیسواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 18 جنوری 2011

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

راولپنڈی، چاندنی چوک سے مریڑچوک مری روڈ کی توسیع وکشادگی کا معاملہ

*466:راجہ حنیف عباسی ایڈووکیٹ: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی میں چاندنی چوک سے مریڑچوک مری روڈ کی توسیع کشادگی اور خوبصورتی کے لئے موجودہ حکومت کیااقدامات اٹھارہی ہے؟

(ب) مذکورہ منصوبہ کب شروع ہوگااور کب مکمل ہوگا؟

(تاریخ وصولی 29 مئی 2008 تاریخ ترسیل 19 جون 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)سوال متعلقہ جناب وزیر مواصلات وتعمیرات سے متعلق ہے البتہ چاندنی چوک تامریڑچوک کشادگی اور خوبصورتی کا کام راولپنڈی ترقیاتی ادارہ نے 1998 میں کیا تھا-فی الحال کشادگی اور خوبصورتی کے لئے حکومت پنجاب نے 5 کروڑروپے منظور کیاہے جوکہ منظوری کے مراحل میں ہے- مئی 2009 میں مری روڈ کی ٹریفک کے سلسلہ میں U.T.C System نصب کیاگیا تھا-مالی سال 11-2010 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں لاثنیہ ہوٹل تاناز سینما کی کارپٹنگ کا منصوبہ بنایاگیاہے-

(ب) منصوبہ کی منظوری اور فنڈز کی فراہمی کے بعد منصوبہ شروع کردیاجائے گااور ایک سال میں مکمل کرلیاجائے گا-

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

لاہور-مہر فیاض کالونی ایل ڈی اے کی تفصیلات

*1648:جناب محمد نوید انجم: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیامہر فیاض کالونی اے،بی، سی ڈی اور اے اے، ایل ڈی اے کی حدود میں واقع ہیں؟

(ب) کیااس کالونی کو بناتے وقت اس کے مالک نے ایل ڈی اے سے این او سی حاصل کیا تھااور اس کا نقشہ منظور کروایا تھا؟

(ج) یہ کالونی کتنے رقبہ پر بنائی گئی ہے اور ان میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(د) کیایہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کے بائی لاز کے تحت اس کالونی کا ڈویلپر اس کالونی میں سیوریج واٹر سپلائی، بجلی اور گیس کی سہولیات فراہم کرنے کا پابند ہے؟

(ہ) اگر جزو (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مہر فیاض کالونی فیز اے، بی، سی، ڈی اور اے اے میں مذکورہ سہولیات اس کے ڈویلپر نے فراہم کی ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) کیا ایل ڈی اے اس کالونی میں سیوریج، واٹر سپلائی، بجلی اور گیس کی سہولیات فراہم کروانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 14 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) مہر فیاض کالونی "اے"، "بی"، "سی"، "ڈی" اور "اے اے"، ایل ڈی اے کے کنٹرولڈ ایریا میں واقع نہ ہے بلکہ یہ کالونی ٹی ایم اے واہگہ ٹاؤن کے زیر کنٹرول ہے۔

(ب) چونکہ مہر فیاض کالونی ایل ڈی اے کے زیر اثر (کنٹرولڈ) علاقہ میں نہ ہے اس لئے ایل ڈی اے نے نہ تو اس کا نقشہ پاس کیا ہے اور نہ اس کو این او سی جاری کیا ہے۔

(ج) محکمہ ایل ڈی اے سے متعلقہ نہ ہے۔

(د) پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولز 2010 کے تحت مالک سکیم (سپانسر) سکیم کو ڈویلپ کرنے کا پابند ہے اور اس کو سکیم کے اندر سیوریج، واٹر سپلائی، بجلی اور سڑکیں ڈویلپ کرنی ہوتی ہے۔

(ہ) چونکہ مہر فیاض کالونی ایل ڈی اے میں سے منظور شدہ نہ ہے اور نہ ہی ایل ڈی اے کے کنٹرولڈ ایریا میں واقع ہے اس لئے اس کے اندر مہیا کردہ سہولیات کی معلومات ایل ڈی اے کے پاس نہ ہے۔

(و) یہ کالونی ایل ڈی اے منظور شدہ نہ ہے اور نہ ہی ایل ڈی اے کے کنٹرولڈ ایریا میں واقع ہے اس لئے محکمہ ایل ڈی اے اس میں سروسز مہیا کرنے کا پابند نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

لاہور۔پی پی 145 میں غیر قانونی کالونیاں اور ہاؤسنگ سکیموں کی تفصیلات

*1650: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی 145 لاہور میں کتنی اور کون کون سی کالونیاں اور ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جو ایل ڈی اے کی بغیر منظوری اور این او سی کے قائم ہوئی ہیں، ان کے نام، رقبہ اور جگہ کی تفصیل بتائیں اور انکے ڈویلپر کے نام اور پتہ جات بھی بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کالونیوں / ہاؤسنگ سکیموں کے ڈویلپر نے ان آبادیوں میں واٹر سپلائی، سیوریج، بجلی اور سوئی گیس کی سہولیات نہ پہنچائی ہیں؟

(ج) کیا ایل ڈی اے ان کالونیوں / ہاؤسنگ سکیمز کو اپنی تحویل میں لینے اور ان میں واٹر سپلائی، سیوریج، بجلی اور سوئی گیس فراہم کرنے اور غیر قانونی / بغیر این او سی کالونیاں / ہاؤسنگ سکیمیں بنانے والے مالکان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 14 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پی پی 145 لاہور کا حلقہ ایل ڈی اے کا کنٹرولڈ ایریا نہ ہے بلکہ TMA واہگہ ٹاؤن (سابقہ عزیز بھٹی ٹاؤن) کے کنٹرولڈ میں ہے جہاں کسی قسم کے پاس کرنے کا اختیار واہگہ ٹاؤن کے پاس ہے۔ پی پی 145 کا علاقہ 2005 تک عزیز بھٹی ٹاؤن جو کہ اب واہگہ ٹاؤن بن گیا ہے کے زیر اثر رہا۔ 2005 میں پہلی دفعہ حکومت پنجاب نے پرائیویٹ سائٹ ڈویلپمنٹ سکیمز ریگولیشن (رولز) نافذ کئے جس کے مطابق علاقہ پی پی 145 کا کنٹرول سکیموں کی حد تک ایل ڈی اے کے اختیار میں دے دیا گیا جس پر محکمہ ایل ڈی اے نے TMA عزیز بھٹی ٹاؤن (واہگہ ٹاؤن) کو 2005 میں لیٹر لکھا کہ وہ اب تک اپنے زیر اثر علاقہ میں بنائی گئی قانونی اور غیر قانونی ہاؤسنگ سکیمز کے متعلق معلومات فراہم کرے جس کے جواب میں متعلقہ TMA نے ایک عدد لسٹ جاری کی جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ ایل ڈی اے نے 2005 کے بعد مارچ 2010 تک کوئی مزید غیر قانونی سکیم نہ بننے دی۔ اس علاقہ کا اختیار سنبھالنے کے بعد محکمہ ایل ڈی اے نے عوام الناس کی اطلاع کے لئے ان غیر قانونی سکیموں کے بارے میں اخبار میں دیا تاکہ لوگ اس میں پلاٹوں کی خرید و فروخت نہ کریں۔ حکومت پنجاب نے مارچ 2010 میں ایک نیا قانون پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ لینڈ سب ڈویژن 2010 نافذ کیا جس کے تحت پی پی 145 کا علاقہ دوبارہ TMA کے کنٹرولڈ ایریا میں آگیا ہے اور ایل ڈی اے کا یہاں اب کوئی اختیار نہ ہے۔

(ب) چونکہ پی پی 145 لاہور میں قائم ہونے والی کالونیوں اور ہاؤسنگ سکیمیں ایل ڈی اے کے زیر کنٹرولڈ نہ ہے بلکہ TMA واہگہ ٹاؤن کے کنٹرولڈ میں ہے تاہم یہ سکیمیں ایل ڈی اے سے باقاعدہ منظوری فنڈز کی دستیابی پر واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہے۔

(ج) اس کا جواب جزو (ب) میں واضح کر دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)</u>

ڈرینج وسیوریج کے شعبہ جات کی تفصیلات

*2031: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈرین صفائی کرنے والے اور سیوریج صفائی کرنے والے دونوں علیٰحدہ علیٰحدہ شعبے ہیں اوران کے مین دفتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جب سیوریج بند ہو چکا ہے تو سیوریج کھولنے والے ڈرین کھولنے والوں پر الزام لگاتے ہیں اور جب ڈرین والوں کو کہا جاتا ہے تو وہ سیوریج کھولنے والوں پر ذمہ داری ڈال دیتے ہیں وضاحت کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں سیوریج اور ڈرین صاف کرنے کے لئے عملہ اور جدید مشینری ہونے کے باوجود لاہور میں سیوریج کا نظام جوں کا توں ہے اور سب سے زیادہ شکایات سیوریج کی ہیں؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان افسران اور ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو اپنی ذمہ داری قبول نہیں کرتے اور ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے ہیں، کیا حکومت مذکورہ مسئلے کے حل کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل 3 دسمبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے- واسا لاہور میں ڈرین صفائی کرنے والے اور سیوریج صفائی کرنے والے دونوں علیٰحدہ علیٰحدہ شعبے ہیں اور ان کے مین دفاتر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) یہ درست نہ ہے- سیوریج / ڈرینج کے متعلقہ شکایات کو رفع کرنے کے لئے واسا کا سیوریج / ڈرینج سٹاف اپنی اپنی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے ادا کر رہا ہے- سیوریج کے متعلقہ شکایت آنے پر سیوریج سٹاف کارروائی کرتا ہے جب کہ ڈرینج کے متعلقہ شکایت کو ڈرینج کا عملہ رفع کرتا ہے- واسا میں صارف کی شکایت ٹیلی فون پر ہو یا صارف بذات خود واسا کے دفتر میں درج کروائے اس کو رجسٹر میں درج کیا جاتا ہے اور شکایت کنندہ کو کمپلینٹ نمبر دیا جاتا ہے پھر اس شکایت کو کمپلینٹ بک پر درج کر کے کمپلینٹ سلپ متعلقہ سٹاف کے حوالے کی جاتی ہے جو کہ موقع پر جا کر شکایت رفع کرتا ہے- واسا نے ہر قسم کی شکایات کے اندراج کے لئے ایک مرکزی شکایات سیل قائم کیا ہوا ہے جس پر ٹول فری فون نمبر 1334 پر چار لائنیں

چوبیس (24) گھنٹے کام کرتی ہیں۔علاوہ ازیں ایک مربوط پروگرام کے تحت سیوراور نالوں کی صفائی (Desilting) کا عمل سارا سال جاری رکھا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔واسا کا عملہ موجودہ وسائل کے اندر رہ کر اپنی بہترین استطاعت کے مطابق فرائض سرانجام دے رہا ہے اور ایک مربوط پروگرام کے تحت سیوراور نالوں کی صفائی (Desilting) سارا سال جاری رکھی جاتی ہے۔واسا کا سیوریج کا نظام 24 گھنٹے کام کرتا ہے اور کوئی شکایت آنے پر واسا کا عملہ فوری کارروائی کرتا ہے۔اگر سیوریج بندش عام طریقہ سے (Manually) دور نہ کی جاسکے تو اس کو جدید مشینری کی مدد سے دور کیا جاتا ہے۔سیوریج کے بند ہونے کی بڑی وجہ صارف کی طرف سے سیور کا استعمال صحیح طور پر نہ کرنا ہے۔عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ گھروں کی فالتو چیزیں، کوڑا کرکٹ اور سالڈ ویسٹ عموماً سیور میں پھینک دیتے ہیں یا پانی کے نکاس کی جالیوں کے ارد گرد پھینک دیتے ہیں جس کی وجہ سے سیور میں پانی کے بہاؤ کا راستہ رک جاتا ہے جس کو واسا کا عملہ بعض دفعہ جدید مشینری کی مدد سے دور کرتا ہے۔واسا پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کی مدد سے وقتاً فوقتاً عوام کی آگاہی کی مہم چلاتا رہتا ہے اور ان سے تعاون کی درخواست بھی کرتا ہے کہ سیور اور ڈرین کا استعمال صرف اس کے مقاصد کے لئے ہی کیا جائے اور اس کو ڈسٹ بن کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔

(د) سیوریج / ڈرینج کے متعلقہ شکایات کو رفع کرنے کے لئے واسا کا سیوریج / ڈرینج سٹاف خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے کسی قسم کی کوتاہی کی صورت میں متعلقہ سٹاف کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 جنوری 2011)

لاہور محمود بوٹی ڈرین کی صفائی کا مسئلہ

*2032: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محمود بوٹی ڈرین جو اللہ توکل روڈ سے ہوتی ہوئی شاب پورہ یو سی 37 سے گزرتی اور محمود بوٹی پر ختم ہوتی ہے، اس کی صفائی سال میں کتنی دفعہ ہوتی ہے یکم جنوری 2008 سے آج تک کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈرین پانی کے حساب سے چھوٹی ہے جس کی وجہ سے بارشوں کے موسم کے علاوہ بھی ڈرین پانی سے بھر جاتی ہے جس سے نشیبی علاقوں کا سیوریج اکثر بند رہتا ہے اور گلیوں، بازاروں میں گندہ پانی چلتا رہتا ہے؟

(ج) کیا حکومت محمود بوٹی والی ڈرین کو صاف کرنے اور اس کو بڑی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 23 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل 3 دسمبر 2008)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) مذکورہ ڈرین کی صفائی ضرورت کے مطابق کی جاتی ہے۔ سال 2008 کے آواخر میں بھی اس ڈرین کی صفائی (Desilting) کی گئی جبکہ سال 2009 میں اس ڈرین کے اوپر سے پرانی سلیب (Slab) کو مکمل طور پر توڑ کر اس کی صفائی عمل میں لائی گئی۔ سال 2010 میں بھی اس ڈرین کی صفائی کی گئی ہے۔ ڈرین کی صفائی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جب سے ڈرین کی پرانی سلیب توڑ کر مکمل صفائی کے بعد نئی سلیب ڈالی گئی ہے، اس ڈرین کی گہرائی زیادہ ہو گئی ہے اور پانی کے حساب سے مناسب ہے۔ اب ڈرین کے بھرنے کی وجہ سے نشیبی علاقوں میں سیور بندش اور گلیوں بازاروں میں پانی کھڑا ہونے کی شکایت نہ ہے۔

(ج) مذکورہ ڈرین کو محکمہ نے بڑا کر دیا ہے جبکہ صفائی ضرورت کے مطابق عمل میں لائی جاتی رہے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

ٹاؤن شپ لاہور میں تجاوزات کے خلاف آپریشن کا مسئلہ

*2227: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ میں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کے پچھلے دور میں ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب دوبارہ ٹاؤن شپ مارکیٹ اور اس کے ارد گرد کے بلاک 3،4،8،7،6،12،11،15، سیکٹر بی ون میں ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہو گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بلاک نمبر 12،3،18 سیکٹر بی ون میں گھروں کے باہر چار دیواری اور کھوکھے رکھے ہوئے ہیں؟

(د) کیا محکمہ ان ناجائز تجاوزات کے خلاف کوئی آپریشن کرنے بالخصوص بلاک نمبر 3،4،7،8،6 سیکٹر بی ون کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 13 جنوری 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) جناب وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف صاحب کے سابقہ دور میں سال 98-1997 میں ٹاؤن شپ کے ایریا میں اسسٹنٹ کمشنر ماڈل ٹاؤن کی سر براہی میں آپریشن کلین اپ کیا گیا تھا اور تجاوزات وغیرہ مکمل طور پر ہٹادی گئی تھیں۔

(ب) بلاک نمبر 3، 4، 6، 7، 8، 11، 12، 15 سیکٹر BI میں جو ناجائز تجاوزات بنی ہوئی تھیں ان کو گاہے بگاہے انفور سمنٹ ڈائریکٹوریٹ ایل ڈی اے اسٹیٹ برانچ کے ساتھ مل کر گرادی گئی تھیں جن رہائشیوں نے تجاوزات دوبارہ بنالی ہیں ان کو مسمار کرنے کے لئے دفتر ہذا نے ہفتہ وار آپریشن کلین اپ کا اہتمام کیا ہوا ہے اور ان ناجائز تجاوزات کو بھی ختم کر دیا جائے گا۔

(ج) ان بلاکوں میں جو چار دیواریاں گھروں کے باہر بنی ہوئی تھیں ان کو دفتر ہذا نے مختلف آپریشن کلین اپ میں مسمار کیا مگر کچھ لوگوں نے دوبارہ بنالی ہی ان کو زبانی طور پر منع کر دیا گیا ہے اور آئندہ آپریشن کلین اپ میں شامل کر لیا گیا ہے۔جہاں تک کھوکھوں کا تعلق ہے متعلقہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے۔

(د) ان بلاکوں میں بھی وقتاً فوقتاً دفتر ہذا کی اسٹیٹ برانچ بعد ازاں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے عملہ کے تعاون سے آپریشن کلین اپ کیا ہے۔مزید براں ان بلاکوں کو بھی (3، 4، 8، 7، 6) ناجائز تجاوزات ہٹانے کے لئے ہفتہ وار آپریشن کلین اپ میں شامل کر دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 14 جنوری 2011)</u>

<u>عامر روڈ شاد باغ لاہور عرصہ دراز سے سیوریج کے لئے کھودے گئے کھڈوں کو مکمل کرنے کا معاملہ</u>

*3515: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حاجی پارک، عامر روڈ، شاد باغ لاہور میں محکمہ واسا اور رنگ روڈ والوں نے 12 سے 17 فٹ گہرے کھڈے کھود دیئے ہیں جو عرصہ دراز سے اسی حالت میں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کھڈوں میں گر کر کئی لوگ زخمی ہو گئے ہیں اور کئی معصوم بچوں کی جانوں کو خطرہ بھی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حاجی پارک کے علاقہ میں ان کھڈوں کو جن مقاصد کے لئے کھودا گیا تھا انہیں مکمل کر کے لوگوں کی جانوں کو تحفظ دینے کا ارادہ رکھتی ہے نیز کیا حکومت تعمیراتی

کام ادھورا چھوڑنے والے ٹھیکیداران اور افسران کے خلاف بھی کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 21 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) رنگ روڈ کی تعمیر کے دوران سڑک کا لیول بلند ہو گیا اور واسا کے مین ہول گہرے ہو گئے جن کو اونچا کرنے کے لئے رنگ روڈ والوں نے کھدائی کی-تاہم واسا نے سیور کا نظام درست کر کے کھڈے بند کر دیئے ہیں اور اب وہاں کوئی کھڈا نہیں ہے-

(ب) ہمارے علم کے مطابق ان کھڈوں میں گر کر کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا اور کھڈے بھر جانے کے بعد اب کوئی خطرہ نہیں ہے-

(ج) چونکہ کھڈے بھرے جا چکے ہیں اس لئے کوئی خطرہ نہیں ہے- تعمیراتی کام محکمہ سی اینڈ ڈبلیو سے متعلقہ ہے تاہم واسا نے نظام کو درست کیا اور کھڈے بھر دیئے-لہذا اس میں واسا کے افسران اور ٹھیکیداران کا کوئی قصور یا غلطی نہیں ہے-

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

لاہور-چھوٹے بڑے ڈسپوزل اسٹیشنوں کو جنریٹر فراہم کرنے کی تفصیلات

*3880: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

لاہور میں مون سون کے موسم سال 2009 میں واسا نے چھوٹے بڑے ڈسپوزل اسٹیشنوں کو کتنے جنریٹرز فراہم کئے؟

(تاریخ وصولی 13 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 6 اگست 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

لاہور میں مون سون کے موسم سال 2009 میں واسا نے چھوٹے و بڑے ڈسپوزل اسٹیشنوں کو 70 عدد جنریٹرز فراہم کئے-

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

لاہور-ڈسپوزل اسٹیشنوں کی تعداد

*3881: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

لاہور میں واسا کے کل کتنے چھوٹے بڑے ڈسپوزل اسٹیشن ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 6 اگست 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

اس وقت واسا میں 91 عدد چھوٹے بڑے ڈسپوزل اسٹیشن ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

فیصل آباد شہر کے لئے واٹر سپلائی کی تفصیلات

*3907: خواجہ محمد اسلام: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایف ڈی اے نے اپنے شہریوں کو واٹر سپلائی کے لئے مختلف جگہوں پر ٹیوب ویل نصب کر رکھے ہیں؟

(ب) یہ ٹیوب ویل کہاں کہاں نصب کیے ہوئے ہیں اور ان سے روزانہ کتنے گیلن پانی فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) فیصل آباد شہر کی کتنی آبادی کو ایف ڈی اے واٹر سپلائی کر رہا ہے اور کتنے فیصد آبادی کو ابھی تک واٹر سپلائی کی سہولت میسر نہ ہے؟

(د) مزید واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل لگانے کی ضرورت ہے نیز کب تک حکومت فیصل آباد شہر کی پوری آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کر دے گی؟

(تاریخ وصولی 16 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 5 اگست 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست ہے واسا (ایف ڈی اے) میں کل 46 ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں ان میں سے 17 ایک مکعب فٹ فی سیکنڈ گنجائش اور 29 چار مکعب فٹ فی سیکنڈ کی گنجائش والے ہیں۔

(ب) ان میں سے ایک مکعب فٹ فی سیکنڈ کی گنجائش والے نہر رکھ برانچ کے ساتھ ساتھ لگائے گئے ہیں 4 مکعب فٹ فی سیکنڈ کی گنجائش والے ٹیوب ویل شہر کے تقریباً 35 کلو میٹر مغرب میں دریائے چناب کی پرانی گزر گاہ میں لگائے گئے ہیں۔

(ج) فیصل آباد شہر کی 50 فیصد آبادی کو پینے کا پانی سپلائی کیا جا رہا ہے اس طرح ابھی تک 50 فیصد آبادی کو یہ سہولت میسر نہ ہے۔

(د) 1993 کے ماسٹر پلان کے مطابق دوسرے ذرائع مثلاً نہری پانی اور موجود ٹیوب ویلز کے علاوہ 2018 تک کل 98 ٹیوب ویل لگائے جانے تھے ان میں سے 76 ٹیوب ویل 4 مکعب فٹ فی سیکنڈ کی گنجائش کے تھے اور 22 ایک مکعب فٹ گنجائش کے 4 مکعب فٹ گنجائش والے دریا کے چناب کے قریب لگنے تھے اور ایک مکعب فٹ والے نہر رکھ برانچ کے ساتھ ساتھ لگانے کا پروگرام تھا۔ 4 مکعب فٹ گنجائش والے 4 ٹیوب ویل لگ چکے ہیں۔ ایک مکعب فٹ گنجائش والے 12 ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر کام جاری ہے۔ اسی طرح کے 10 ٹیوب ویلز کی تنصیب ایک ایسی سکیم میں شامل ہے جو منظوری کے مراحل میں ہے۔ چناب ویل فیلڈ میں اہل علاقہ کی مزاحمت کی وجہ سے 4 مکعب فٹ گنجائش کے ٹیوب ویلز کی بجائے 2 مکعب فٹ گنجائش کے 25 ٹیوب ویل نہر جھنگ برانچ کے ساتھ لگانے کے لئے حکومت جاپان کے مالی تعاون سے سکیم منظور ہو چکی ہے کام الاٹ ہونے کے مراحل میں ہے۔ یہ 25 ٹیوب ویل 4 مکعب فٹ گنجائش کے 12 ٹیوب ویلز کے برابر ہونگے۔ اسی طرح ان سکیموں کی منظوری اور تکمیل کے بعد، جو کہ 2012 میں متوقع ہے 4 مکعب فٹ گنجائش والے 60 ٹیوب ویلز کی ضرورت ہو گی اگر حسب ضرورت فنڈز دستیاب ہو جائیں تو یہ ٹیوب ویل 2018 تک لگائے جا سکتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

ڈی جی خان، سیوریج پراجیکٹ کے لئے فنڈز و دیگر تفصیلات

*4232: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی خان میں سیوریج پراجیکٹ کے لئے حکومت نے سال 2009 میں 60 کروڑ کا فنڈ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر جاری کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ پراجیکٹ دو سال کے عرصہ میں مکمل کر لیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 07 ستمبر 2009 تاریخ ترسیل یکم اکتوبر 2009)

جواب

وزیرہاؤسنگ، شہری ترقی اورپبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) یہ درست نہ ہے کہ حکومت نے سیوریج پراجیکٹ کے لئے 60کروڑروپے سال 2009میں دیئے بلکہ سیوریج سکیم ڈی جی خان مالی سال 09-2008میں 604.079ملین روپے لاگت کی منظور ہوئی تھی اور جون 2009تک 10.000ملین روپے خرچ ہوا تھا-حکومت پنجاب نے 10-2009 میں وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر 213.272ملین روپے مختص کئے جو کہ مالی سال 10-2009کے ختم ہونے تک خرچ ہو گئے-

(ب) مالی سال 11-2010میں سکیم مکمل کرنے کے لئے 380.807ملین روپے کی ضرورت تھی جبکہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے مالی سال 11-2010کے لئے 250.000ملین روپے مختص کئے ہیں-اگر مطلوبہ فنڈز محکمہ کو مہیا کر دیئے جاتے تو سکیم مالی سال 11-2010میں ہی مکمل ہو جاتی لیکن 31دسمبر 2010تک 192.500ملین روپے جاری کئے گئے جس میں سے 96.047ملین روپے خرچ ہو گئے-

(تاریخ وصولی جواب 13جنوری 2011)

جوہر ٹاؤن لاہور-بیوگان کے کوٹہ سے متعلقہ تفصیل

*4752:چودھری محمد اسداللہ: کیاوزیرہاؤسنگ، شہری ترقی اورپبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور میں بیوہ کو الاٹ کرنے کیلئے پلاٹوں کا کوئی کوٹہ رکھا گیا تھا اگر ہاں تو پلاٹوں کی تعداد کیا ہے اس میں سے کتنے پلاٹ الاٹ کئے جا چکے ہیں الاٹیوں کے نام مع پتہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور میں بعض مذکورہ الاٹیوں کے پلاٹوں کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا ہے اگر ہاں تو ان پلاٹوں کے نمبر اور غیر قانونی قرار دیئے جانے والے الاٹیوں کے نام مع پتہ جات کیا ہیں نیز ان کے کیس نیب کو ارسال کر دیئے ہیں اور ان کی موجودہ پوزیشن کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 3نومبر 2009 تاریخ ترسیل 19دسمبر 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست ہے کہ ایل ڈی اے نے جوہر ٹاؤن سکیم میں حکومت پنجاب کی الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق بیواؤں، یتیموں، نادار اور اپاہج افراد کے لئے پلاٹوں کا % 5 کوٹہ مختص کیا تھا۔ بمطابق دستیاب ریکارڈ رقبہ تعدادی 5 مرلے اور 3 مرلے کے 179 پلاٹ بذریعہ قرعہ اندازی مورخہ 1986-10-15 کو الاٹ کئے گئے تھے۔ دستیاب ریکارڈ کے مطابق الاٹیوں کے نام مع پتہ جات تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں جن میں سے 33 پلاٹ سکروٹنی کمیٹی نے غیر قانونی قرار دیئے۔

(ب) درست ہے کہ انکوائری آفیسر نے سکروٹنی کے دوران جوہر ٹاؤن سکیم میں 33 پلاٹوں کی الاٹمنٹ کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ ان پلاٹوں کی لسٹ مع نام و پتہ جات تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں غیر قانونی الاٹیوں کا کیس ابھی ایل ڈی اے نے نیب اتھارٹی کو ارسال نہ کیا ہے۔ معاملہ اتھارٹی کے زیر غور ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)</u>

<u>ایل ڈی اے لاہور۔ منظوری کے اختیارات ملنے سے قبل کے ریکارڈ کی منتقلی</u>

*4753: <u>چودھری محمد اسد اللہ:</u> کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے لاہور میں پرائیویٹ سکیموں کو پاس کرنے کا اختیار قانونی طور پر ایل ڈی اے کو دیا ہے اگر ہاں تو کب؟

(ب) کیا ایل ڈی اے نے لاہور میں پرائیویٹ سکیمیں پاس کرنے کا اختیار ملنے سے پہلے کی منظور کردہ سکیموں کا ریکارڈ متعلقہ اداروں سے حاصل کر لیا ہے اگر ہاں تو کب اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 19 دسمبر 2009)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) حکومت پنجاب نے 26 جنوری 2005 کو پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز رولز 2005 نافذ العمل کئے اور اس طرح محکمہ ایل ڈی اے کو پورے ضلع لاہور میں پرائیویٹ سکیموں کی منظوری کا اختیار دیا گیا اس کے بعد حکومت پنجاب نے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ سب ڈویژن رولز 2010 بنائے اس کے مطابق

مارچ 2010 میں یہ اختیار واپس متعلقہ ٹاؤنز کو دے دیا گیا-ایل ڈی اے صرف اپنے کنٹرولڈ ایریا میں سکیموں کی منظوری کر سکتا ہے-

(ب) محکمہ ایل ڈی اے نے لاہور میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کا 2005 میں اختیار ملنے پر ضلع لاہور کے متعلقہ ٹاؤنز کو لکھا کہ وہ اپنے علاقے میں واقع سکیموں کا ریکارڈ مہیا کریں تاکہ ایل ڈی اے اس ریکارڈ کے مطابق جانچ پڑتال کر سکے-متعلقہ ٹاؤنز نے ایل ڈی اے کو اپنے اپنے علاقہ میں واقع سکیموں کی فہرست بھجوادی لیکن مکمل ریکارڈ مہیا نہ کیا-حکومت پنجاب نے مارچ 2010 میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری کے متعلق قوانین پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ لینڈ ڈویژن رولز 2010 بنائے جس کے تحت محکمہ ایل ڈی اے کو اپنے زیر اثر کنٹرولڈ ایریا میں سکیموں کی منظوری کا اختیار دیا گیا اب محکمہ ایل ڈی اے کو اپنے زیر اثر کنٹرولڈ علاقہ میں جو کہ ضلع لاہور کا صرف 30% ہے میں سکیمیں پاس کرنے کا اختیار ہے-ضلع لاہور کا باقی علاقہ متعلقہ ٹاؤنز کے پاس ہے-

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

فیصل آباد شہر میں سیوریج کے نکاس کی تفصیلات

*4854: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں سیوریج کے نکاس کے لئے کل کتنے آؤٹ لیٹس کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) شہر میں موجود سیوریج نالوں کی تعداد کیا ہے اور یہ کہاں کہاں سے گزرتے ہیں نیز ان کی کل لمبائی کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بعض نالے Covered ہیں اور بعض کھلے چھوڑے ہوئے ہیں الگ الگ تعداد بتائی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد شہر میں سیوریج کا نظام بہتر نہ ہونے کی وجہ سے گلی محلوں میں سیوریج کا پانی کھڑا رہتا ہے حکومت نکاسی آب سسٹم کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 13 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 4 جنوری 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) فیصل آباد شہر میں اس وقت کل سات آؤٹ لیٹس ہیں ان میں سے 4 آؤٹ لیٹس پہاڑنگ ڈرین پر واقع ہیں-ایک ڈجکوٹ ڈرین پر واقع ہے اور دو مدوآنہ ڈرین پر واقع ہیں-

(ب) شہر میں موجود سیوریج نالوں کی تعداد 5 ہے:-

-نالہ نشاط آباد سے شروع ہو کر شیخوپورہ روڈ زرعی یونیورسٹی اور غلام محمد آباد کے ساتھ گزرتا ہوا پہاڑنگ ڈرین میں چلا جاتا ہے۔

- دوسرا نالہ نڑوالہ چوک سے شروع ہو کر نڑوال روڈ کے ساتھ ساتھ زرعی یونیورسٹی سے ہوتا ہوا نالہ نمبر 1 میں جا گرتا ہے۔

-تیسرا نالہ جھنگ روڈ ڈسپوزل سے شروع ہو کر شیخ کالونی، شہباز ٹاؤن، جج والا سے گزرتا ہوا نڑوالا روڈ کو عبور کرتا ہوا پہاڑنگ ڈرین میں جا گرتا ہے۔

- چوتھا نالہ جڑانوالہ روڈ سے شروع ہو کر ڈھڈی والا، الہیٰ آباد، 224 رب فتح دین والی، اویس نگر، غوث نگر سے ہوتا ہوا مدوآنہ ڈرین میں مل جاتا ہے۔

-پانچواں نالہ ڈسپوزل ورکس ستیانہ روڈ سے شروع ہو کر ستیانہ روڈ کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا مدوآنہ ڈرین میں جا گرتا ہے۔کل لمبائی تقریباً 62 کلومیٹر ہے۔

(ج) درست ہے۔ان میں 20% Covered ہیں۔

(د) برساتی موسم کے دوران پرانے سیوریج سسٹم کی وجہ سے سیوریج Overflow کے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔واسا اپنی مالی پوزیشن کو مدنظر رکھتے ہوئے نالوں کی Desilting کرواتا ہے جس سے خاطر خواہ ریلیف عوام کو مل جاتا ہے۔شہر میں زیر تکمیل منصوبہ جات مکمل ہونے پر سیوریج کے مسائل کافی حد تک حل ہو جائیں گے۔

ڈرینج سکیموں کی تفصیل:-

سیریل نمبر	سکیم کا نام	اخراجات (ملین روپے میں)	جس مد سے رقم خرچ ہوئی
1	نشاط ملز ڈرین تا نیو گرین ٹاؤن پلی تک مٹو پورہ سٹارم واٹر چینل کی حالت کو بہتر بنانا۔	1.33	فیصل آباد میں ڈرینج سسٹم کو بہتر بنانا۔
-2	"OHR" جوہر کالونی تا گلستان کالونی نمبر I ڈسپوزل ورکس تک مٹو پورہ سٹارم واٹر چینل کی حالت کو بہتر بنانا۔	2.68	-ایضا-
3	نشاط آباد پل تا یونیک ماربل بلڈنگ شیخوپورہ روڈ فیصل آباد سٹارم واٹر چینل کی حالت کو بہتر بنانا۔	0.97	-ایضا-
4	سٹارم واٹر ڈرین نمبر I یونیک ماربل شیخوپورہ روڈ	1.03	-ایضا-

	تا جیل روڈ چینل کی حالت کو بہتر بنانا۔		
5	سرگودھا روڈ تا جیل روڈ سٹارم واٹر چینل نمبر ا کی حالت کو بہتر بنانا۔	0.21	-ایضاً-

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

چک نمبر 43 شمالی گنیانوالہ سرگودھا میں قائم کالونی کی تفصیلات

*5052: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 43 شمالی گنیانوالہ میں عرصہ 40/30 سال سے کچی آبادی موجود ہے جبکہ کچھ عرصہ قبل اس آبادی میں 54 کنال اراضی پر محکمہ ہاؤسنگ نے 3 مرلہ کالونی منظور کر لی ہے جس میں تمام ترقیاتی کام یعنی بجلی، سڑکیں، نالیاں، سولنگ میسر کر دی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے ساتھ ملحقہ 22 کنال پر ابھی تک سابقہ قابضین ہی رہائش پذیر ہیں جس کو نہ تو ہاؤسنگ کالونی میں شامل کیا گیا ہے اور نہ ہی ان غریب افراد کو مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں جس کا مطالبہ وہ کافی عرصہ سے کرتے چلے آرہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت عرصہ 40/30 سال سے رہائشی لوگوں کو سابقہ منظور شدہ قیمت پر مالکانہ حقوق دینے کو تیار ہے؟

(تاریخ وصولی 24 نومبر 2009 تاریخ ترسیل 4 جنوری 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی نے 33 ایکڑ سرکاری اراضی پر 3 مرلہ ہاؤسنگ اسکیم کا 89-1988 میں اجراء کیا۔ بوجہ ناجائز قابضین جنھوں نے اسکیم کے اجراء سے قبل پختہ / کچے گھر تعمیر کئے ہوئے تھے حکومت پنجاب کی منظوری کے بعد متعلقہ چھ ایکڑ چھ کنال 13 مرلہ رقبہ جو کہ تین مربوط بلاکس پر مشتمل تھا اسکیم سے خارج کر دیا گیا اور بمطابق اسکیم کے نقشہ میں ترمیم کر دی گئی اور ترقیاتی کام کیے گئے۔

(ب) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی کے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) اسکیم ہذا سے 2006 میں چھ ایکڑ چھ کنال تیرہ مرلہ رقبہ جو کہ ناجائز قابضین پر مشتمل تھا، خارج کر دیا گیا۔ایسے افراد کو مالکانہ حقوق دینا پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی کے متعلقہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

راولپنڈی، ٹریفک سگنلز کی تنصیب کی تفصیلات

*5116: انجینیر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی (R D A) نے راولپنڈی کے کل کتنے چوکوں میں نئے ٹریفک سگنلز لگائے ہیں اور ان پر کل کتنی لاگت آئی ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ راولپنڈی مری روڈ پر آر۔ڈی۔اے نے بڑی تعداد میں کیٹ آئی (Cat eye) لگوائے ہیں، ان کی تعداد اور ان پر آنے والی لاگت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 03 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 25 جنوری 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی (RDA) نے راولپنڈی شہر کی مختلف سڑکوں پر نئے ٹریفک سگنلز لگائے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1-مری روڈ کے 6 چوکوں پر U.T.C (اربن ٹریفک کنٹرول سسٹم) ٹریفک سگنلز لگائے گئے جن پر مبلغ 16.136 ملین روپے لاگت آئی۔

2-ایئر پورٹ روڈ کے 4 عدد چوکوں پر U.T.C ٹریفک سگنلز بذریعہ FWO نصب کئے گئے جن پر مبلغ 15.682 ملین روپے لاگت آئی۔

3-سید پور روڈ پر 4 چوکوں پر سگنل لگائے۔

4-اصغر مال روڈ پر 2 چوکوں پر سگنل لگائے۔

(ب) راولپنڈی مری روڈ کے مختلف چوکوں پر ضرورت کے مطابق ٹریفک کو لین اور لائن میں رکھنے کے لئے 1345 عدد بڑے سائز کی کیٹ آئز لگائی گئی ہیں جن پر مبلغ 1.141 ملین روپے لاگت آئی۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

سال 2009، لاہور- بچھائے گئے سیوریج پائپ کی تفصیلات

*5162: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2009 کے دوران جی ٹی روڈ سنگھ پورہ موڑ لاہور براستہ بھوگیوال بند روڈ لاہور تک بچھائے گئے سیوریج پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ب) مذکورہ سیوریج کا پائپ بچھانے کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا نیز کیا یہ ٹھیکہ باقاعدہ اخبار میں اشتہار کے بعد دیا گیا تھا؟

(ج) مذکورہ علاقے میں کل کتنے سیوریج پائپ بچھائے گئے نیز یہ پائپ کتنے قطر اور کتنے سائز کے تھے؟

(تاریخ وصولی 10 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) سال 2009 کے دوران جی ٹی روڈ سنگھ پورہ موڑ لاہور براستہ بھوگیوال بند روڈ لاہور تک 176.00 سیوریج سسٹم کی بچھائی پر کل ملین روپے لاگت آئی-یہ سیوریج لائن جس منصوبہ کے تحت بچھائی گئی اس میں ویٹ مین روڈ (Wheet man Road)، درس بڑے میاں روڈ، منور سلطانہ روڈ، جمیل آباد، روڈ میں سیوریج بچھائی اور بھوگی وال ڈسپوزل اسٹیشن کی تعمیر کا کام بھی شامل تھا اور اس منصوبہ کی کل تخمینہ لاگت 240.00 ملین روپے تھی جس کے تحت کل 20135 فٹ 9 انچ تا 72 انچ قطر کے سیوریج پائپ بچھائے گئے-

(ب) مذکورہ سیوریج کا پائپ بچھانے کا ٹھیکہ میسرز شیخ جاوید احمد گورنمنٹ کنٹریکٹر کو دیا گیا اور یہ ٹھیکہ باقاعدہ اخبار میں اشتہار کے بعد دیا گیا-

(ج) مذکورہ علاقہ (جی ٹی روڈ سنگھ پورہ موڑ لاہور براستہ بھوگیوال بند روڈ) میں کل 8000 فٹ سیوریج پائپ بچھائے گئے جس میں 72 انچ قطر سیور پائپ 7800 فٹ، 30 انچ قطر سیور 50 فٹ، 24 انچ قطر سیور 50 فٹ اور 9 انچ قطر سیور 100 فٹ بچھائے گئے-

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

چک نمبر 190/9-AL ساہیوال میں سیوریج سکیم کی تفصیلات

*5199: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چک 190/9-AL (کرسچئین) ساہیوال میں سیوریج سکیم کب شروع ہوئی تھی اس کا تخمینہ لاگت بتائیں اور یہ کب مکمل ہونی تھی؟

(ب) اس وقت تک اس سکیم پر کتنی رقم خرچ ہوئی، کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سکیم پر کام بند کر دیا گیا ہے؟

(د) اس سکیم پر کب کام ختم ہوا کیا سکیم مکمل ہو چکی ہے اگر نہیں تو اس کو ادھورا چھوڑنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ سکیم ابھی تک نامکمل اور ادھوری ہے جبکہ ٹھیکیدار کو اس کی سکیورٹی کی رقم محکمہ کے ملازمین/افسران کی ملی بھگت سے واپس کر دی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 12 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 19 جنوری 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) چک نمبر 190/9-A L (کرسچئین) سیوریج سکیم 1997 میں شروع ہوئی اس کا تخمینہ لاگت 3.374 ملین روپے تھا اور یہ 1999 میں مکمل ہوئی۔

(ب) اس وقت تک اس سکیم پر 3.374 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور تمام کام اس سکیم کا مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) اس سکیم پر کام بند نہیں کیا گیا، بلکہ یہ سکیم 1999 میں مکمل ہو گئی تھی۔

(د) اس سکیم پر کام 1999 میں ختم ہوا اور یہ سکیم مکمل ہو چکی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ سکیم مکمل ہونے کے بعد 6 ماہ تک یوزر کمیٹی کے زیر انتظام چلتی رہی ہے لیکن یوزر کمیٹی کی غیر مؤثر کارکردگی اور بجلی کے بل کی عدم ادائیگی کی وجہ سے واپڈا نے چند سال پیشتر ڈسپوزل اسٹیشن سے ٹرانسفارمر اتار لیا اور تب سے یہ سکیم بند پڑی ہے۔ جہاں تک سکیورٹی واپس کرنے کا سوال

ہے محکمہ آخری ادائیگی کے چھ ماہ بعد ٹھیکیدار کو سکیورٹی واپس کرنے کا قانونی طور پر پابند ہے اس لئے ٹھیکیدار کو اس کی سکیورٹی واپس کر دی گئی تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

تحصیل ساہیوال کی حدود میں سیوریج سکیموں کی تفصیلات

*5200: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ساہیوال کی حدود میں کس کس گاؤں اور چک میں سیوریج سکیمیں چل رہی ہیں؟

(ب) کتنی کام کر رہی ہیں اور کتنی بند پڑی ہیں، ان سکیموں کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) جو سکیمیں بند پڑی ہیں وہ کس وجہ سے بند ہیں؟

(د) کتنی سکیمیں شروع سے چلی ہی نہیں ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ایسی سکیموں کی تحقیقات C M I T سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 15 دسمبر 2009 تاریخ ترسیل 19 جنوری 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) تحصیل ساہیوال میں جون 2002 تک محکمہ ہذا نے کل 55 سیوریج سکیمیں مکمل کی تھیں جن میں سے 44 سکیمیں کام کر رہی ہیں اور 11 سکیمیں بند پڑی ہیں۔ ان کا کل تخمینہ لاگت 146.839 ملین روپے ہے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ب) جواب جزو (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

(ج) جو سکیمیں بند پڑی ہیں ان کی بنیادی وجہ متعلقہ CBO کی غیر مؤثر کارکردگی اور صارفین کا بل ادا نہ کرنا ہے جس کی وجہ سے واپڈا نے ان سکیموں کے کنکشن کاٹ دیئے ہیں۔

(د) ایسی کوئی سکیم نہ ہے۔

(ہ) محکمہ ہذا کے پاس چیف منسٹر سیکرٹریٹ کی طرف سے ایسا کوئی حکم نامہ نہ ہے۔ چونکہ موجودہ پالیسی کے مطابق ایسی تمام سکیموں کو چلانے کی ذمہ داری متعلقہ علاقے کی یوزرز کمیٹی کی ہے اور محکمہ میں

تعینات کمیونٹی ڈویلپمنٹ آفیسرز(CDOs)اور کمیونٹی بیسڈ موٹیویٹرز(CBMs)یوزرز کمیٹیوں کو فعال بنانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہیں تاکہ ان سکیموں کو چلایا جا سکے۔

(تاریخ وصولی جواب13جنوری2011)

لاہور شہر میں نئے پارکس بنانے کی تفصیلات

*5646: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں پی ایچ اے نے سال2008سے آج تک کون کون سے نئے پارک بنائے؟

(ب) ان نئے پارکس میں ترقیاتی منصوبے کن فرموں سے مکمل کروائے گئےان فرموں کی مکمل تفصیل(نام،لاگت منصوبہ اور تکمیل مدت) فراہم کی جائے؟

(ج) ان نئے پارکس میں ترقیاتی منصوبے مکمل کروانے کے لئے کس کس اخبار میں اشتہار دیئے گئے، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی2مارچ2010 تاریخ ترسیل20اپریل2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) سال2008میں کوئی نیا پارک نہیں بنایا گیا۔سال2009میں فرخ آباد پارک شاہدرہ میں بنایا گیا۔ 2010کے ترقیاتی کاموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان نئے پارکس میں ترقیاتی منصوبے مکمل کرنے والی فرموں کے نام،لاگت منصوبہ اور تکمیل مدت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 1-نوائے وقت	5فروری2009		
2-روزنامہ نوائے وقت / جناح	12دسمبر2009	ایئرپورٹ پروجیکٹ	
3-روزنامہ لیڈر	16اپریل2010	-ایضا-	

(تاریخ وصولی جواب16جنوری2011)

لاہور۔ایل ڈی اے ایونیو 1 میں سرکاری ملازمین کو پلاٹس کا قبضہ دینے کا مسئلہ

*5666: انجنیئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں واقع ایل ڈی اے ایونیو ا ہاؤسنگ سکیم 2002 میں شروع کی گئی تھی مگر اس میں ترقیاتی کام ابھی تک مکمل نہیں کیے جاسکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم میں تمام ترالاٹیز سرکاری ملازمین ہیں اور وہ کئی برس پہلے اپنے تمام بقایاجات ادا کر چکے ہیں مگر ابھی تک انہیں پلاٹوں کا قبضہ نہیں دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایل ڈی اے حکام صورت حال کی اصلاح احوال کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور کب تک یہ توقع ہے کہ گیارہ ہزار سرکاری ملازمین کو ان پلاٹس کا قبضہ مل سکے گا؟

(تاریخ وصولی 23 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 23 اپریل 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ایل ڈی اے ایونیو ون کے نام سے سرکاری ملازمین کے لئے رہائشی سکیم کا اعلان 2002 میں کیا گیا۔اس سکیم کے لئے ایکوائر شدہ اراضی تقریباً 16000 کنال ہے۔سکیم میں پلاٹوں کی کل تعداد 11862 ہے۔جس میں 6266 دس مرلہ جبکہ 5596 ایک کنال کے پلاٹس ہیں اس ضمن میں نوٹیفیکیشن زیر دفعہ 4 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 مورخہ 18-12-2002 کو جاری ہوا۔جبکہ نوٹیفیکیشن زیر دفعہ (4)17 اور 6 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 مورخہ 04-07-2003 کو جاری ہوا۔ ایل ڈی اے نے مروجہ قانون کے مطابق ایکوائر شدہ اراضی کا معاوضہ دو ارب روپے لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کے ذریعے گورنمنٹ خزانہ میں سال 2003 میں جمع کروادیا جس کے بعد ایل اے سی صاحب نے Free from Litigation اراضی کا قبضہ مورخہ 25-09-2003 کو ایل ڈی اے کے حوالے کیا جو بعد ازاں اس اراضی کو چیف انجینئر ایل ڈی اے کے حوالے 27-09-2003 کو کر دیا گیا تاکہ موقع پر ترقیاتی کام ہو سکے۔تاہم ایکوائر شدہ اراضی میں چھ ہاؤسنگ سوسائیٹیوں کے مطابق ان کا رقبہ بھی شامل ہے۔ان ہاؤسنگ سوسائیٹیوں نے ایکوزیشن کیخلاف لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔عدالت عالیہ نے حکم امتناعی جاری کر دیا۔اسی طرح کچھ دیگر مالکان اراضی نے بھی ایکوزیشن کے خلاف عدالتوں سے رجوع کیا۔

اکثر کیسز میں حکم امتناعی جاری ہوا۔اس طرح تقریباً 20% کے برابر رقبہ جو تقریباً 2600 پلاٹس بنتے ہیں litigation میں ہے۔مزید یہ کہ تقریباً 30 کیسز ہائی کورٹ اور اسی طرح 58 کیسز سول کورٹس میں زیر سماعت ہیں۔کچھ ایکوائر شدہ اراضی پر بوقت ایکوزیشن تعمیرات / سٹرکچر تھے۔جن کا ایوارڈ اور قبضہ لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کی طرف سے مالکوں کے عدم تعاون کی وجہ سے دیا جانا باقی ہے۔ترقیاتی کاموں کی ذمہ داری ایل ڈی اے نے F.W.O کو دی جس نے 80% کلیئر ایریا میں ترقیاتی کام کر دیئے ہیں۔ بلاک H اور F کے الاٹیز کو پلاٹس کا قبضہ 2007 سے دیا جا رہا ہے۔پچھلے سال کے دوران جن بلاکس میں FWO نے ترقیاتی کام مکمل کیا ہے،ان کا سروے کروایا گیا اور ٹاؤن پلاننگ ونگ ایل ڈی اے ساتھ ساتھ پارٹ پلان بنا رہا ہے۔واپڈا کو ایل ڈی اے نے electrification کے لئے تقریباً" 24 کروڑ روپے مارچ 2010 میں دیئے جبکہ واپڈا (Lesco) نومبر 2010 سے کام شروع کر چکا ہے۔جن بلاکس میں واپڈا Electrification کرتا جائے گا ان بلاکس کا قبضہ الاٹیز کو ساتھ ساتھ دیا جاتا رہے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ الاٹیز سرکاری ملازمین ہیں۔بیشتر الاٹیز نے قیمت پلاٹ جمع کروادی ہے تاہم چند الاٹیز نے کچھ بقایاجات ادا کرنا ہیں نیز یہ کہ جو پلاٹ Litigation میں ہیں ان الاٹیز سے ایڈوانس + پہلی چھ اقساط ہی وصول کی گئی ہیں جبکہ بقایا چھ اقساط بوجہ Litigation ڈیمانڈ نہ کی گئی ہیں۔

(ج) بلاک H اور F کے الاٹیز کو قبضہ 2007 سے دیا جا رہا ہے اور جن بلاکس میں FWO نے ترقیاتی کام مکمل کروا دیا ہے ان کا سروے کروایا گیا۔ٹاؤن بلاک ونگ ایل ڈی اے پارٹ پلان بنا رہا ہے۔واپڈا کو ایل ڈی اے نے Electrification کے لئے تقریباً 24 کروڑ روپے اس سال مارچ 2010 میں دے دیا ہے۔جن بلاکس میں واپڈا electrification کرتا جائے گا ان بلاکس کا قبضہ الاٹیز کو ساتھ ساتھ دیا جاتا رہے گا۔گزشتہ سالوں کی ترقیاتی رفتار کو مدنظر رکھتے ہوئے الاٹیوں کے مفاد کے پیش نظر Legal Advisor کی سربراہی میں وکلا کا پینل تشکیل دیا گیا ہے جو عدالتوں میں کیسوں کی تندہی سے پیروی کر رہا ہے۔تفصیل بابت Litigation پیرا الف میں دی گئی ہے جیسے جیسے Litigation ختم ہوئی development work مکمل ہونے کے بعد قبضہ الاٹیوں کو دیا جا سکے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)</u>

پینے کے پانی میں سنکھیا کی مقدار میں کمی کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*5681: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں پینے کے پانی میں سنکھیا کی مقدار پائی گئی ہے؟

(ب) ان اضلاع کے نام کیا ہیں نیز حکومت سنکھیا کی مقدار میں کمی کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) جہاں سنکھیا زدہ پانی پایا جاتا ہے وہاں عوام کو کون کون سی احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں نیز اس کے تدارک کے لئے حکومت کون سے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) درست ہے۔

(ب) پاکستان کونسل آف ریسرچ واٹر ریسورسز وزارت سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی مانیٹر نگ رپورٹ 06-2005 اور تجزیہ لیبارٹری پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کے مطابق صوبہ پنجاب کے مندرجہ ذیل اضلاع میں سنکھیا کی مقدار پائی گئی ہے۔بہاول پور، گوجرانوالہ، قصور، لاہور، ملتان، شیخوپورہ، فیصل آباد، رحیم یار خان اور لیہ۔

*حکومت پنجاب مالی سال 10-2009 میں امپروومنٹ آف ڈرنکنگ واٹر ان آرسینک ایفیکٹڈ علاقوں کے لئے 45 ملین کی رقم مختص کی گئی، مگر فنڈز ریلیز نہ ہونے کی وجہ سے ان پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔

(ج) پاکستان کونسل آف ریسرچ ان واٹر ریسورسز وزارت سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نے آرسینک کو نکالنے کے لئے ایک خاص فلٹریشن سسٹم تجویز کیا ہے جس میں ایک گھڑے میں مختلف اجزاء (میڈیا) استعمال کئے گئے ہیں جو کہ پانی سے آرسینک کو نکال دیتے ہیں اور اس میں سے فلٹر ہونے کے بعد پانی آرسینک سے پاک ہو جاتا ہے۔

- پنجاب رورل سپورٹ پروگرام کے تحت مختلف گاؤں میں ریورس اوسموسس پلانٹ لگائے گئے ہیں جو کہ پانی میں سے آرسینک کو نکال دیتے ہیں۔

❖ لوکل گورنمنٹ نے وفاقی حکومت کے تعاون سے یونین کونسل کی سطح پر فلٹریشن یونٹ لگائے ہیں جس میں پانی سے آرسینک کو نکالنے کی سہولت بھی میسر ہے۔

❖ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے وزیراعلیٰ پنجاب کی خصوصی اجازت سے 2009 سے 34 ضلعی سطح پر لیبارٹریاں قائم کی ہیں جو کہ معیاری ٹیسٹ کے علاوہ پانی میں آرسینک بھی ٹیسٹ کرتی ہیں۔ لیبارٹری رپورٹ کے تجزیہ کے بعد جن اضلاع میں آرسینک زیادہ مقدار میں پایا گیا ہے وہاں 29 واٹر سپلائی سکیموں کی نشاندہی و تخمینہ جات لاگت مبلغ 280.418 ملین روپے ہے۔مالی سال 11-2010 میں آرسینک ایلوکیشن 2000 ملین مختص ہے۔جس میں سے جنوبی پنجاب کے ضلع بہاولپور اور ضلع لیہ کے لئے 103.006 ملین روپے مختص ہیں اور فنڈ بھی جاری کر دیئے گئے ہیں اور ان سکیموں پر کام جاری ہے۔باقی سکیموں پر فنڈز کی دستیابی پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

ضلعی آفیسرز کی الگ الگ تعیناتی کی تفصیلات

*5727: محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈویژن بہاولپور میں تین اضلاع ہیں جبکہ مذکورہ محکمہ کا تینوں اضلاع کے لئے صرف ایک ہی آفیسر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر ضلع میں ایک ضلعی آفیسر نہ ہونے کی وجہ سے عوام الناس کے ضروری امور طوالت کا شکار ہو رہے ہیں جس سے وہ بے حد پریشانی میں مبتلا ہیں؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ڈویژن کے تینوں اضلاع کے لیے ضلعی آفیسر تعینات کرنے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 29 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 3 مئی 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں تین اضلاع ہیں اور محکمہ (PHATA) کا ایک ڈپٹی ڈائریکٹر برائے اضلاع بہاولپور و بہاولنگر ہے اور ایک ڈپٹی ڈائریکٹر برائے رحیم یار خان ہے۔

(ب) ڈپٹی ڈائریکٹر (PHATA) سب ریجن بہاولپور اپنے ذیلی دفتر سیکرٹری (PHATA) ڈسٹرکٹ ہاؤسنگ کمیٹی بہاول نگر کے دفتری امور بھی انجام دیتے ہیں جبکہ ضلع رحیم یار خان میں بھی ڈپٹی ڈائریکٹر تعینات کر دیا گیا ہے اور وہ دفتری امور سر انجام دے رہے ہیں بمطابق اطلاع کے نہ تو امور طوالت کا شکار ہیں اور نہ ہی عوام پریشانی میں مبتلا ہیں۔ کام کے لحاظ سے ڈپٹی ڈائریکٹر بہاولپور نے ہفتہ میں ایک دن بہاولنگر میں کام کے لئے تفویض کر رکھا ہے۔

(ج) پنجاب میں کل 36 اضلاع ہیں جبکہ صرف 17 اضلاع میں ضلعی آفیسر کام کرتے ہیں جبکہ دوسرے اضلاع میں ضلعی آفیسر کی اسامی موجود نہ ہے اسی طرح بہاولپور میں ضلعی آفیسر کام کر رہا ہے اور ضلع بہاولنگر میں ضلعی آفیسر کی پوسٹ نہ ہے جبکہ رحیم یار خان میں بھی ضلعی آفیسر تعینات کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

پی پی 72 فیصل آباد میں واٹر سپلائی کی تفصیلات

*5945: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 72 فیصل آباد میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویلز کس کس جگہ نصب ہیں؟

(ب) ان ٹیوب ویلز سے روزانہ کتنے گیلن پانی فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) سال 10-2009 پی پی 72 فیصل آباد میں کس کس جگہ نئے ٹیوب ویل لگائے جا رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 17 مئی 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) فیصل آباد شہر کے دوسرے علاقوں کی طرح پی پی 72 کی حدود میں بھی زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے۔ اس لئے اس حلقہ میں واٹر سپلائی کے لئے کوئی ٹیوب ویل نصب نہ ہے۔ واسا فیصل آباد اپنے شہریوں کو چنیوٹ ویل فیلڈ ایریا اور رکھ برانچ نہر کے کنارے لگے ہوئے ٹیوب ویلز کے ذریعے میٹھا پانی فراہم کر رہا ہے۔

(ب) چونکہ پینے کے پانی کے لئے اس حلقہ میں کوئی ٹیوب ویل نصب نہ ہے اس لئے مقدار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) زیر زمین پانی کھاری اور پینے کے قابل نہ ہونے کی وجہ سے پی پی 72 میں سال 2010-2009 میں کوئی ٹیوب ویل نہیں لگایا جارہا۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

لاہور۔نئے ٹیوب ویلز کی تعداد و تفصیل

*6065: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واسا صوبائی دار الحکومت لاہور میں 69 نئے ٹیوب ویل لگوا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ٹیوب ویلز پر 27 کروڑ 96 لاکھ اور 44 ہزار روپے خرچ ہونگے؟

(ج) لاہور میں واسا نئے ٹیوب ویلز جن علاقوں میں لگا رہا ہے، ان کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 25 مارچ 2010 تاریخ ترسیل 2 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) جی ہاں۔واسا لاہور میں 69 نئے ٹیوب ویل نصب کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ان ٹیوب ویلز کی تنصیب کی لاگت 43 کروڑ 20 لاکھ روپے آئی ہے۔

(ج) واسا لاہور میں نصب کیے جانے والے 69 نئے ٹیوب ویلز کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

ایل ڈی اے میں فائلوں کی کمپیوٹرائزیشن سے متعلقہ تفصیل

*6090: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے 13 ہزار فائلیں کمپیوٹرائز کرنے کیلئے سکیننگ کا کام مکمل کر لیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کام کو مکمل کرنے میں سرکاری افسران واہلکاران نے شب وروز محنت کی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا ان افسران و اہلکاران کے اس کام کے بدلے میں خصوصی اعزازیہ دینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 5 اپریل 2010 ترسیل 2 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) اب تک ایل ڈی اے 21033 فائلز کو سکین کر چکا ہے جس کی مرحلہ وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

ٹوٹل سکین	سکین ویریفائڈ	ڈیٹا انٹری	ڈیٹا انٹری ویریفائیڈ
21033	21033	20365	17285

(ب) جی ہاں اس کام کو سرانجام دینے کے لئے ایل ڈی اے کے سرکاری افسران و اہلکاران شب و روز کام کرتے رہے ہیں جو قابل ستائش ہے-

(ج) اس محنت کو سراہتے ہوئے ایل ڈی اے افسران اور اہلکاران کو اعزازیہ بھی دے چکا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 14 جنوری 2011)

لاہور شہر میں ٹریفک سگنلز کی بحالی کا مسئلہ

*6179: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹیپا افسران کی غفلت کے باعث قذافی سٹیڈیم، شمع چوک، لکشمی چوک، مزنگ روڈ، سگیاں پل، گلشن راوی اور یتیم خانہ سمیت متعدد علاقوں میں ٹریفک سگنلز خراب پڑے ہیں؟

(ب کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کے لئے مخصوص کردہ فنڈز خورد برد کر لئے گئے ہیں؟

(ج اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس صورت حال کی اصلاح کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 09 اپریل 2010 تاریخ ترسیل 28 مئی 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے-جہاں تک سگیاں پل اور گلشن راوی کے ٹریفک سگنلز کا تعلق ہے یہ ٹیپا کے دائرہ اختیار میں نہیں آتے، جبکہ قذافی سٹیڈیم، شمع چوک، لکشمی چوک، مزنگ روڈ اور یتیم خانہ کے

ٹریفک سگنلز درست طور پر کام کر رہے ہیں۔ٹریفک پولیس ٹریفک سگنلز کی کارکردگی کے بارے میں باقاعدگی سے ٹیپا کو آگاہ کرتی رہتی ہے گزشتہ پندرہ دن کی رپورٹ جو کہ ٹریفک پولیس نے بھیجی ہے، کے مطابق مندرجہ بالا ٹریفک سگنلز درست طور پر کام کر رہے ہیں۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) شہر کے دیگر ٹریفک سگنلز کے بارے میں بھی ٹریفک پولیس کی معاونت سے باقاعدہ دیکھ بھال کی جارہی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) چونکہ جزو(الف)اور(ب)کا جواب اثبات میں نہیں ہے،اس لئے اس جزو کا جواب دینے کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

دریائے راوی اور ستلج پر بڑی جھیلیں بنانے کا معاملہ

*6513: چوہدری ظہیر الدین خاں: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے 5800 ٹیوب ویل 24 گھنٹے پانی کھینچنے میں مصروف ہیں جس کے باعث دریائے راوی اور ستلج سوکھتے جارہے ہیں اور پانی کی گہرائی کافی حد تک بڑھ گئی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ مسئلہ پر قابو پانے کے لئے دریائے راوی اور ستلج کے کنارے بڑی جھیلیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات؟

(تاریخ وصولی 25 اپریل 2010 تاریخ ترسیل 17 مئی 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)لاہور میں اس وقت واسا کے زیر انتظام اس کے سروس ایریا میں واسا کے 466 ٹیوب ویل چل رہے ہیں اور ان کے چلانے کا دورانیہ 16 سے 17 گھنٹے روزانہ ہے۔واسا کے علاوہ دوسرے اداروں جن میں کنٹونمنٹ بورڈ، ملٹری انجینئرنگ سروسز، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، پاکستان ریلوے، لاہور میں موجود ہسپتال، یونیورسٹیاں ودیگر تعلیمی ادارے، نجی عمارات، پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اور زرعی مقاصد کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویل بھی زمین سے پانی نکال رہے ہیں۔

بارشوں کی کمی اور بڑھتی ہوئی ضروریات کی وجہ سے زیر زمین پانی کی سطح سالانہ نیچے جارہی ہے۔

دریائے راوی اور ستلج کے سوکھنے کی وجہ سے زیر زمین پانی کا استعمال نہیں ہے بلکہ سندھ طاس معاہدہ کے تحت بھارت کی طرف سے پانی کا کم اخراج ہے۔

(ب) پنجاب میں زیرزمین پانی کی صورتحال اور اس سلسلے میں پالیسی سازی کے لئے محکمہ انہار نے ایک سٹڈی کروائی ہے اور اس سلسلے میں مزید پیش رفت کے بارے میں متعلقہ محکمہ ہی تفصیلات بتا سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

لاہور سیوریج سسٹم کی تفصیلات

*6586: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کا اکثر علاقوں کا سیوریج سسٹم بالکل ناکارہ ہو چکا ہے؟

(ب) حکومت لاہور شہر میں سیوریج سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، اس کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 25 اپریل 2010 تاریخ ترسیل 19 مئی 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور شہر کی بڑھتی ہوئی آبادی کے لحاظ سے موجودہ سیوریج سسٹم ناکافی ہے۔

لاہور کی وسطی گنجان آبادی کے لئے سیوریج کا نظام 1938 میں قیام پاکستان سے قبل تعمیر کیا گیا تھا۔ مختلف اوقات میں ہونے والے بہتری کے اقدامات کے باوجود یہ نظام موجودہ دور کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔ اس کے علاوہ شہر کے دیگر حصوں خصوصاً جنوبی لاہور میں بننے والی نئی آبادیوں کے لئے بھی سیوریج کے نظام میں اضافے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں وسطی اور جنوبی لاہور دونوں کے سیوریج اور ڈرینج کے نظام کی بہتری کے لئے واسا نے مشاورتی فرم نیسپاک (NESPAK) سے تفصیلی فیزیبلٹی رپورٹ تیار کروائی ہے۔

(ب) لاہور میں سیوریج کے موجودہ نظام کو بہتر بنانے کے لئے اس وقت 3 منصوبے زیر تکمیل ہیں- جن کی مالیت 3155 ملین روپے ہے اور یہ منصوبے سال 2013 میں مکمل ہو جائیں گے- تفصیل درج ذیل ہے:-

SEWERAGE& DRAINGE PROJECTS UNDER EXECUTION (2010-11)

ADP N0. 2010-11	Name Of Scheme	Estimate cost Foreign Aid	Cost
On Going Schemes			
2639	Misc. Sewerage and Drainage requirements of different Towns.	0.000	1068
2640	Trunk Sewer Shadi Pura to Salamat Pura.	0.000	751
2641	Reduction of Rainy water stagnation time at Sore Points/ Ponding areas in (O & M) Towns of WASA, LDA, Lahore.	0.000	1336
	Total		3155

<u>(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)</u>

صادق آباد-بستی مورن کے ڈرینج سسٹم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیل

*6623: میاں شفیع محمد: کیاوزیرہاؤسنگ وشہری ترقی اورپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ بستی مورن تحصیل صادق آباد میں ڈرینج سسٹم کیلئے جو سکیم تیار کی گئی تھی اس پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کاکام 100 فیصد مکمل نہ ہوااور سکیم اپنی تکمیل سے قبل ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کی تعمیر ناقص مٹیریل سے ہوئی ہے، کی وجہ سے سکیم مکمل نہ ہو سکی؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکیم کے ڈرینج کی ناقص تعمیر کی انکوائری اور ذمہ داران کے تعین اوران کے خلاف کارروائی کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو تفصیلاً آگاہ کیا جائے نیز کیا حکومت مذکورہ بستی کو سیوریج کی سہولت فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 27 اپریل 2010 تاریخ ترسیل 5 مئی 2010)

جواب

وزیرہاؤسنگ، شہری ترقی اورپبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) بستی مورن میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن رحیم یار خان کے زیرانتظام نکاسی آب کے منصوبہ کے لئے ٹینڈر مورخہ 17-02-2005 کو وصول کیا گیااور کام کاآغاز مورخہ 07-03-2005 کو ہواجس کی تکمیل مدت چار ماہ مقرر ہوئی اس کام کا تخمینہ لاگت مبلغ 44 لاکھ بیالیس ہزار روپے تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- ڈرین ٹائپ = 12631 فٹ
2- تعمیر سولنگ = 43097 سی ایف ٹی
3- آکسیڈیشن پونڈ (Oxidation Pond) = 3 عدد
4- ڈسچارج سمپ (Discharge Sump) = 3 عدد

(ب) یہ کہ سکیم ہذا کاکام مورخہ 10-06-2006 کو مکمل ہوااور دیکھ بھال کے لئے 18-11-2006 کو یوزرز کمیٹی کے حوالے کر دیا گیااور یوزرز کمیٹی نے کام کی تکمیل اور کوالٹی کے بارے

میں سرٹیفیکیٹ تحریر کیا جس کی تصدیق رئیس محمد اصغر ورند ناظم یونین کونسل صادق آباد نے کی اور یہ کہ سکیم درست حالت میں یوزرز کمیٹی کے حوالے کی گئی۔

(ج) یوزرز کمیٹی نے تکمیل شدہ سکیم کی مناسب دیکھ بھال نہ کی ہے اور نہ ہی صفائی کا باقاعدہ انتظام کیا جس کی وجہ سے تعمیر شدہ نکاسی آب کا منصوبہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا اور فی الوقت مٹیریل کے استعمال کا تعین کرنا ممکن نہ ہے۔کیونکہ یہ منصوبہ مکمل ہوئے چار سال سے زیادہ ہو چکا ہے۔

(د) کیونکہ محکمہ ٹوٹ پھوٹ کا ذمہ دار نہ ہے اس لئے انکوائری کروانے کا کوئی فیصلہ نہ ہوا ہے۔فی الحال منصوبہ برائے نکاسی آب کی بحالی زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

ملتان، واٹر سپلائی سکیموں کی تفصیلات

*6926: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران ملتان شہر میں کتنی رقم واٹر سپلائی کی سہولت پہنچانے کیلئے خرچ کی گئی؟

(ب) ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ج) کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی زیر تعمیر ہیں؟

(د) اس شہر کی کتنے فیصد آبادی میں واٹر سپلائی کی سہولت موجود ہے، کتنے فیصد آبادی سرکاری پانی سے محروم ہے؟

(ہ) باقی ماندہ آبادی کی واٹر سپلائی کیلئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 05 مئی 2010 تاریخ ترسیل 22 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واسا نے سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران واٹر سپلائی کی سہولت پہنچانے کے لئے 505.584 ملین خرچ کئے۔

(ب) i۔بحالی برائے موجودہ واٹر سپلائی سسٹم واسا ملتان۔ 100.00(M)

(Rehabilitation of existing Water Supply System in WASA Multan)

ii-بحالی برائے پرانے ٹیوب ویلز واسا ملتان- (M) 193.788

(Rehabilitation of old Tube Well in WASA jurisdiction WASA Multan. (PM Package Part-I)

iii-واٹر سپلائی سکیم فیز (V) ملتان- (M) 375.135

(Water Supply Scheme Phase- VI Multan)

(ج) ایک سکیم جس کا تخمینہ لاگت 100.00 ملین تھی وہ مکمل ہو چکی ہے اور دو سکیمیں جن کا تخمینہ لاگت 193.788 اور 375.135 ملین ہے، زیر تعمیر ہیں-

(د) ملتان شہر کی تقریباً 70% آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت میسر ہے اور بقایا 30% محروم ہیں-

(ہ) باقی ماندہ آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت مہیا کرنے کے لئے وزیر اعظم پیکج (Prime Minister Southern Punjab Development Package) میں شامل کیا گیا ہے جس کی منظوری CDWP سے ہو چکی ہے اور فنڈ ملنے پر کام شروع کیا جائے گا-ان سکیموں کی تکمیل سے 82% آبادی واٹر سپلائی کی سہولت سے مستفید ہو گی-

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

سیالکوٹ، واٹر سپلائی کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویلز و دیگر تفصیلات

*7002: محترمہ شمسہ گوہر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر میں 09-2008 اور 10-2009 کے دوران واٹر سپلائی کیلئے کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ لگائے گئے ہیں؟

(ب) اس میں کتنے ٹیوب ویل چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں؟

(ج) اس شہر کی آبادی کیلئے روزانہ کتنے گیلن پانی کی ضرورت ہے؟

(د) ان ٹیوب ویلوں سے روزانہ کتنے گیلن پانی مذکورہ شہر کو فراہم کیا جاتا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں مزید ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 مئی 2010 تاریخ ترسیل 18 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) سیالکوٹ شہر میں سال 09-2008 اور 10-2009 میں نصب کئے گئے ٹیوب ویلز کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

	2008-09		2009-10
1	ٹیوب ویل تحصیل بازار	1	ٹیوب ویل کوٹلی بہرام
2	ٹیوب ویل فتح گڑھ	2	ٹیوب ویل ظفر وال روڈ نیکا پورہ
3	ٹیوب ویل مظفر پورہ	3	ٹیوب ویل گلشن ٹاؤن
4	ٹیوب ویل محمد پورہ	4	ٹیوب ویل لنڈا پھاٹک
5	ٹیوب ویل سلور سٹار روڈ	5	ٹیوب ویل رام تلائی روڈ
6	ٹیوب ویل رنگ پورہ	6	ٹیوب ویل برنا سپورٹس
7	ٹیوب ویل جوبلی پارک	7	ٹیوب ویل شاہ چانن
8	ٹیوب ویل بہار کالونی	8	ٹیوب ویل پنجاب کالونی
9	ٹیوب ویل محکمہ واٹر ورکس I	9	ٹیوب ویل گوھد پور
10	ٹیوب ویل محکمہ واٹر ورکس II	10	ٹیوب ویل ہنٹر پورہ
11	ٹیوب ویل چاہ تر کھانہ	11	ٹیوب ویل اسلام نگر
12	ٹیوب ویل شجاع آباد	12	ٹیوب ویل بوکن
13	ٹیوب ویل حاجی پورہ بن		

(ب) تمام ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں۔

(ج) سیالکوٹ شہر کی آبادی مردم شماری 1998 کے مطابق 358376 نفوس تھی جو کہ بڑھ کر 2010 تک 447555 ہو گئی ہے۔ اس وقت شہر میں پینے کے پانی کی ضرورت 33.567 ملین گیلن یومیہ ہے۔

(د) اس وقت شہر کو 33.120 ملین گیلن پانی مہیا کیا جا رہا ہے جو کہ 92 عدد ٹیوب ویلز سے حاصل کیا جا رہا ہے جن کو TMA سیالکوٹ چلا رہا ہے۔

(ہ) اس وقت پانی کی ضرورت مندرجہ بالا لگائے گئے ٹیوب ویلز سے پوری کی جارہی ہے اور آئندہ اضافی ٹیوب ویلز لگانے کی ضرورت ہوگی جو کہ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں پالیسی کے مطابق لگائے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

ضلع سیالکوٹ، سیوریج کی فراہمی کی تفصیلات

*7004: محترمہ شمسہ گوہر : کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سال 10-2009 کے دوران کتنی رقم سیوریج کی سہولیات کی فراہمی پر خرچ ہوئی؟

(ب) ان منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تعمیر ہیں؟

(د) اگر حکومت اس ضلع کے باقی ماندہ علاقوں میں سیوریج بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 25 مئی 2010 تاریخ ترسیل 18 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سال 10-2009 کے دوران سیوریج کی سہولت پر 2.430 ملین روپے خرچ کئے گئے۔

(ب) (1) سیوریج ڈرینج سکیم چونڈہ 47.630 ملین

(2)- سیوریج ڈرینج سکیم سمبڑیال 47.630 ملین

(ج) یہ دونوں منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور کوئی منصوبہ زیر تعمیر نہ ہے۔

(د) باقی ماندہ علاقوں میں سیوریج بچھانے کا کام ترقیاتی بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے مرحلہ وار پروگرام کے تحت کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

لاہور۔کوٹلی پیر عبدالرحمن باغبانپورہ میں آبادی کے تناسب سے ٹیوب ویلز لگانے کا معاملہ

*7014: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوٹلی پیر عبدالرحمن باغبانپورہ لاہور میں کتنے ٹیوب ویلز کب لگائے گئے؟

(ب) کیا موجودہ آبادی کے تناسب سے مذکورہ ٹیوب ویلز کافی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقے کی آبادی بڑھنے اور کنکشن کے اضافے کی وجہ سے پانی کی کمی کا شدت سے سامنا ہے؟

(د) کیا متعلقہ انتظامیہ مذکورہ مسئلے کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 مئی 2010 تاریخ ترسیل 18 جون 2010)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) کوٹلی پیر عبدالرحمان باغبانپورہ لاہور میں دو ٹیوب ویلز لگائے گئے جن کی تنصیب کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- کوٹلی پیر عبدالرحمان تکیہ (4 کیوسک) 2001

2- مشتاق کالونی (2 کیوسک) 2009

(ب) آبادی کے لحاظ سے موجودہ ٹیوب ویلز کافی ہیں۔

(ج) مذکورہ علاقے کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے پانی کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔تاہم موسم گرما میں لوڈ شیڈنگ کے باعث بعض اوقات علاقہ میں پانی کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔

(د) واسا نے اس سلسلے میں آبادی میں اضافہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک نیا ٹیوب ویل چار کیوسک فیصل پارک (قادر بخش پارک) لگانے کی تجویز دی ہے جو کہ منظوری کے لئے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ پنجاب کو بھیج دیا ہے۔اس کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی ہوتے ہی نیا ٹیوب ویل لگا دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 14 جنوری 2011)

لاہور
مورخہ 16 جنوری 2010

مقصود احمد ملک
سیکرٹری

بروز منگل 18 جنوری 2011 محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	راجہ حنیف عباسی، ایڈووکیٹ	466
2	جناب محمد نوید انجم	1650،1648
3	جناب وسیم قادر	2032،2031
4	محترمہ آمنہ الفت	3515،2227
5	محترمہ نگہت ناصر شیخ	3881،3880
6	خواجہ محمد اسلام	5945 ،3907
7	محترمہ راحیلہ خادم حسین	5162،4232
8	چودھری محمد اسداللہ	4753،4752
9	محترمہ انجم صفدر	،4854
10	چودھری عامر سلطان چیمہ	5052
11	انجینئر قمرالاسلام راجہ	5666،5116
12	جناب محمد حفیظ اختر چودھری	5200،5199
13	محترمہ سیمل کامران	5681،5646
14	محترمہ ثمینہ نوید	5727
15	محترمہ نسیم لودھی	6090،6065
16	محترمہ خدیجہ عمر	6586،6179
20	چودھری ظہیر الدین خان	6513
21	میاں شفیع محمد	6623
22	ملک محمد عامر ڈوگر	6926
23	محترمہ شمسہ گوہر	7004،7002
24	جناب علی حیدر نور خان نیازی	7014